ماہِ رجب میں روزہ رکھنے کی ممانعت سے متعلق ایک حدیثِ پاک کی شرح

ریفرنس نمبر:Lar 3796 تاریخ:20-05-2013

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ زید کا کہنا ہے کہ رجب کے مہینے میں روزے نہیں رکھنے چاہییں، اپنے اس قول پر مصنف ابن ابی شیبہ کی اس روایت کو بطور دلیل پیش کرتا ہے: "عن خرشة بن الحر، قال: رایت عمر یضرب اکف الناس فی رجب، حتی یضعوها فی الجفان، ویقول: کلوا، فانما ھو شھر کان یعظمہ اھل الجاھلیة" ترجمہ: خرشہ بن حر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو لوگوں کو کھانے سے ہاتھ روکنے پر مارتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ اُن کے لیے کھانا رکھ دیا جاتا (اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ) فرماتے: "کھاؤ" کیونکہ یہ وہ مہینا ہے لوگ جس کی زمانہ جاہلیت میں تعظیم کرتے تھے۔ (مصنف ابن ابی شیبہ، حدیث نمبر 9758) مزید یہ کہتا ہے کہ جن روایات میں رجب کے مہینے میں روزے رکھنے کے فضائل کا ذکر ہے، وہ روایات ضعیف ہیں، لہٰذا ان پر عمل نہیں کرنا چاہئے۔ اس تناظر میں چند سوالات کے جوابات مطلوب ہیں:

(1) رجب کے روزوں کا کیا حکم ہے؟

(2) کیا رجب کے روزوں کے فضائل سے متعلق ساری روایات ضعیف ہیں؟

(3) جو ضعیف ہیں وہ تعدد طرق سے حسن ہوتی ہیں یا نہیں؟ اگر نہیں ہوتیں، تو ان پر عمل کرنا کیسا ہے؟

(4) زید نے جو روایت بیان کی ہے، اس کا کیا جواب ہے؟

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الجواب بعون الملک الوھاب اللھم ھدایة الحق والصواب

(1) رجب کے مہینے میں روزے رکھنا مستحب ہے۔ چنانچہ فتاوی ہندیہ، جلد1، صفحہ 202 اور فتاوی تاتارخانیہ میں ہے: "المرغوبات من الصیام أنواع أولھا صوم المحرم والثانی صوم رجب والثالث صوم شعبان" ترجمہ: مستحب روزوں کی چند قسمیں ہیں، جن میں سے پہلے محرم کے روزے اور دوسرے رجب کے روزے اور تیسرے شعبان کے روزے ہیں۔

(فتاوی تاتارخانیہ، جلد2، صفحہ118، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

الفقہ علی المذاہب الاربعہ میں ہے: "یندب صوم شھر رجب وشعبان" ترجمہ: ماہ رجب اور شعبان کے روزے رکھنا مستحب ہے۔ (الفقہ علی المذاھب الاربعہ، جلد1، صفحہ507، دارالکتب العلمیہ، بیروت)

بلکہ اس مہینے میں روزے رکھنا تو خود حضور نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے بھی ثابت ہے۔ صحیح مسلم شریف، مصنف ابن ابی شیبہ، جلد2، صفحہ 344، حدیث نمبر 9748، امالی ابن بشران، جلد1، صفحہ 253، میں شرط مسلم پر سند صحیح کے ساتھ حدیث پاک مروی ہے، واللفظ للاول: ”عثمان بن حکیم الانصاری، قال: سالت سعید بن جبیر عن صوم رجب ونحن یومئذ فی رجب فقال: سمعت ابن عباس رضی اللہ عنهما، یقول: ”کان رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم یصوم حتی نقول: لا یفطر، ویفطر حتی نقول: ”لا یصوم“ ترجمہ: عثمان بن حکیم الانصاری فرماتے ہیں، میں نے سعید بن جبیر رضی اللہ عنہ سے رجب کے روزے کے بارے میں سوال کیا اور اس وقت رجب کا مہینا تھا، تو انہوں نے فرمایا: میں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو فرماتے سنا: فرمارہے تھے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روزے رکھتے، یہاں تک کہ ہم کہتے کہ افطار نہیں کریں گے اور افطار کرتے، یہاں تک کہ ہم کہتے: روزہ نہیں رکھیں گے۔ (صحیح مسلم، کتاب الصیام، جلد2، صفحہ 811، دار إحیاء التراث العربی، بیروت)

(3،2) رجب کے رزوں کے متعلق ساری روایات ضعیف نہیں ہیں، بلکہ اس پر صحیح احادیث بھی موجود ہیں، جیسا کہ جواب نمبر ایک میں ہم نے صحیح مسلم کی صحیح روایت نقل کی ہے اور جو ضعیف ہیں، وہ بھی تعددِ طرق و شواہد و توابع کی وجہ سے حسن کے درجے میں چلی جاتی ہیں اور بالفرض اس پر صرف ضعیف روایات ہی ہوتیں، تو بھی روزے رکھنے کی ممانعت کا قول کرنا درست نہیں کہ تمام ائمہ حدیث کا اجماع ہے کہ فضائل اعمال میں ضعیف احادیث بھی معتبر ہوتی ہیں۔

اصولِ حدیث کا یہ اصول ہے کہ اگر ضعیف حدیث متعدد طرق سے مروی ہو، تو وہ قوی ہو کر حسن لغیرہ کے درجے تک پہنچ جاتی ہے، چنانچہ ”التیسیر بشرح الجامع الصغیر“ میں ایک ضعیف حدیث کے بارے میں ہے: ”وھو ضعیف کما قال المنذری وغیرہ لکنه یقویه مابعدہ فھو حسن لغیرہ“ ترجمہ: اور وہ ضعیف ہے، جیسا کہ منذری اور ان کے علاوہ نے کہا، لیکن اس کے بعد والی نے اُس کو قوی کر دیا، تو وہ حسن لغیرہ ہے۔ (التیسیر بشرح الجامع الصغیر، جلد1، صفحہ 167، مکتبۃ الامام الشافعی، الریاض)

الادب فی رجب میں ہے: ”وقد جاء فی فضائل صومه احادیث ضعیفة تصیر بکثرۃ طرقھا قویة مع ان الاحادیث الضعیفة الاحوال معتبرۃ فی فضائل الاعمال یعنی تفید“ ترجمہ: اور تحقیق رجب کے فضائل کے بارے میں احادیث ضعیفہ وارد ہیں، کثرت طرق کی وجہ سے وہ قوی ہو گئی ہیں باوجودیکہ وہ احادیث ضعیفہ ہیں، فضائل اعمال میں معتبر ہیں، یعنی عمل کا فائدہ دیتی ہیں۔ (الادب فی رجب، صفحہ 39، المکتب الاسلامی، دار عمار، بیروت)

فضائل میں ضعیف حدیث معتبر ہونے کے حوالے سے مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد2، صفحہ 806 پر ہے:
”وھو یعمل به فی فضائل الاعمال اتفاقا“ ترجمہ: اور بالاتفاق ضعیف حدیث پر فضائل اعمال میں عمل کیا جائے گا۔

اسی کتاب کے ایک دوسرے مقام پر ہے: ”اجمعوا علی جواز العمل بالحدیث الضعیف فی فضائل الاعمال“ ترجمہ: فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے جواز پر علمائے کرام کا اجماع ہے۔

(مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد3، صفحہ 895، دار الفکر، بیروت)

ایک اور مقام پر یوں ہے:" ومعتبر فی فضائل الاعمال عند الکل "ترجمہ: اور فضائل اعمال میں تمام کے نزدیک معتبر ہے۔ (مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح، جلد7، صفحہ2754، دار الفکر، بیروت)

شرح مسند ابی حنیفہ میں ملا علی قاری علیہ رحمۃ اللہ الباری ضعیف حدیث پر عمل کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں:" باسناد ضعیف لکنہ قوی حیث یعمل بہ فی فضائل الاعمال واللہ اعلم بالاحوال "ترجمہ: اسناد ضعیفہ کے ساتھ مروی ہیں، لیکن فضائل اعمال میں عمل کے اعتبار سے قوی ہیں اور اللہ عزوجل احوال کو بہتر جانتا ہے۔

(شرح مسند ابی حنیفہ، جلد1، صفحہ26، دار الکتب العلمیۃ، بیروت)

امام اہلسنت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن ارشاد فرماتے ہیں:" اور فضائلِ اعمال میں حدیث ضعیف باجماعِ ائمہ مقبول ہے، واللہ تعالٰی اعلم۔" (فتاوی رضویہ، جلد10، صفحہ649، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

(4) زید نے جو روایت حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالٰی عنہ کے حوالے سے ذکر کی ہے، اس کا مطلب شارحین حدیث نے یہ بیان کیا ہے کہ اگر کوئی شخص زمانہ جاہلیت کی طرح اس مہینے میں روزہ کو واجب جانتے ہوئے رکھے، تو ممنوع ہے، ورنہ منع نہیں کہ یہ نفلی روزہ ہے اور اس سے ممانعت کی کوئی وجہ نہیں۔ العلامۃ الشیخ علی بن سلطان محمد القاری فرماتے ہیں:" فمحمول علی اعتقاد وجوبہ، کمافی الجاھلیۃ "ترجمہ: تو ممانعت کو اس کے واجب ہونے کے اعتقاد پر محمول کیا جائے گا، جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں تھا۔ (الادب فی رجب، صفحہ39، المکتب الاسلامی، دار عمار، بیروت)

لہٰذا مسلمانوں کو چاہیے کہ کسی کے وسوسہ کی وجہ سے اپنی عبادات میں سستی نہ کریں، بلکہ اللہ تعالٰی سے ثواب کثیر کی امید پر رجب کے مہینے میں خوب خوب عبادات کریں۔

اس موضوع پر تفصیلی معلومات کے لیے العلامۃ الشیخ علی بن سلطان محمد، ابو الحسن نور الدین الملا الھروی القاری علیہ رحمۃ اللہ الباری کی تصنیف لطیف "الادب فی رجب" کا مطالعہ بہترین ہے۔

واللہ اعلم عزوجل **ورسولہ اعلم** صلی اللہ تعالٰی علیہ وآلہ وسلم

کتبـــــــــــــــــــہ

مفتی ابو الحسن محمد ہاشم خان عطاری

09 رجب المرجب 1434ھ 20 مئی 2013ء

نوٹ: دار الافتاء اہلسنت کی جانب سے وائرل ہونے والے کسی بھی فتوے کی تصدیق دار الافتاء اہلسنت کے آفیشل پیج daruliftaahlesunnat/ اور ویب سائٹ www.daruliftaahlesunnat.net کے ذریعے کی جاسکتی ہے